اصلاح معاشرہ سلسلہ اشاعت نمبر ۱۸

نوجوانوں کی صورتِ حال

اور

دعوتِ غور وفکر

جناب مولانا ومفتی عمران اللہ صاحب قاسمی دامت برکاتہم

استاذ دارالعلوم دیوبند

شائع کردہ:

دفتر اصلاح معاشرہ کمیٹی دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جوانی انسان کی زندگی کا سب سے قیمتی اور عمدہ حصہ ہوتا ہے اس میں عقل ودانش کامل، قُویٰ توانا اور اعضاء مضبوط ہوتے ہیں، جوانی کا مرحلہ نہایت زرخیز، سرگرم اور مفید تر ہوتا ہے، فطری طور پر اللہ تعالیٰ نے جوان انسان میں طاقت وقوت اور ایسا حوصلہ وجذبہ رکھا ہے جس کے ذریعہ وہ بڑے بڑے چیلینج کا مقابلہ کرسکتا ہے، نوجوانوں میں امنگ وجذبات کی آمد، لہو ولعب کی رغبت اور خواہشات کی شدت بھی ہوتی ہے؛ لہذا ان کی اگر درست رہنمائی نہ ہو اور تربیت نہ کی جائے تو بے راہ روی اور برائیوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں، اور تربیت کردی جائے تو ایک صالح انقلاب رونما ہوجاتا ہے۔

موجودہ معاشرے اور خصوصاً نوجوان طبقہ میں بے شمار برائیاں پائی جاتی ہیں، جن کی وجہ سے نوجوان متعدد مسائل اور مشکلات سے دوچار ہیں، مگر ان میں کی بعض برائیاں اصل بنیادی کی حیثیت رکھتی ہیں اگر ان کا سد باب ہوجائے تو جلد ہی دیگر برائیاں بھی ختم ہوجائیں گی، بنیادی حیثیت رکھنے والی برائیوں میں سے ایک ''فحش اور رذیل گفتگو'' بھی ہے۔

فحش اور رذیل گفتگو

ملاقات کرتے وقت یا مجلس میں اور اسی طرح ٹیلی فون پر گفتگو کرتے وقت فحش بات کرنا، رذیل اور گندے کلمات بولنا نوجوانوں میں عام ہے، گہری دوستی اور بے تکلفی کا اظہار فحش گفتگو سے ہی ہوتا ہے، خوشی کا اظہار اور غصہ کرتے وقت گالی بکنا، ایک دوسرے کو گندے کلمات کہنا بکثرت دیکھا جاتا ہے، جبکہ یہ طریقہ شانِ ایمان کے بالکل خلاف ہے۔ فحش اور رذیل گفتگو کو دو حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں:

(۱) ایک دوسرے کو برا کہنا، گالی گلوچ کرنا، ماں، بہن، باپ، بھائی اور عورتوں کو برے انداز سے گفتگو میں شامل کرنا، اعضائے مخصوصہ کا نام لینا، نسب، خاندان، پیشہ کاروبار، گھریلو معاملات ومشاغل پر طنز کسنا وغیرہ۔ شریعت اسلامیہ کی رو سے اس طرح کی

گفتگو اور بات چیت بالکل ممنوع اور ناجائز ہے۔

(۲) دوسری صورت شہوانی خیالات کا اظہار ہے، شہوت آمیز بات چیت، عورت کے حسن و جمال، مباشرت کی کیفیات، مرد و عورت کی تنہائی کی گفتگو کو ظاہر کرنا، جیسا کہ اوباش اور رذیل افراد کرتے ہیں۔ یہ گفتگو بڑی شرمناک ہوتی ہے شریعت نے اس طرح کی گفتگو کو بھی ممنوع فرمایا ہے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کے مجمع میں خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اور دروازہ بند کر لیتا ہے اور اس طرح خدا کے پردہ میں چھپ جاتا ہے، لوگوں نے فرمایا، ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: اس کے بعد وہ لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھتا ہے تو کہتا ہے کہ میں نے یہ کیا میں نے یہ کیا، اس پر سب لوگ خاموش ہو گئے، پھر آپ نے عورتوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم سب اس قسم کے واقعات بیان کرتی ہو، ایک عورت نے فرمایا ہاں! مرد و عورت اس قسم کے واقعات بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو اس کی کیا مثال ہے؟ اس کی مثال چڑیل کی سی ہے جو گلی میں کسی شیطان سے ملی اور اس نے اس سے مباشرت کی حالانکہ لوگ ان کو دیکھ رہے تھے۔ (ابوداؤد ۲/۲۵۲)

حاصل یہ کہ تنہائی اور مباشرت کی بات اعلانیہ بیان کرنا بے شرمی کی بات ہے، اس فحش گوئی سے بچنا ضروری ہے ایک دوسرے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيْسَ بِاللَّعَّانِ وَلَا الطَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِئُ" (مسند احمد ۱/۴۱۶)

ترجمہ: ایمان والا طنز و تشنیع نہیں کرتا، لعنت نہیں بھیجتا بد زبانی اور فحش کلامی نہیں کرتا۔

لہٰذا ہر طرح کی فحش گفتگو معاشرے کے لئے بدنما داغ ہے اس کو ترک کرنا ضروری ہے۔

کھیلوں کی رغبت اور جنون

نوجوانوں میں ایک بڑا مرض کھیلوں کی حد سے بڑھی ہوئی دلچسپی اور رغبت ہے، کھیل

کا جنون ہر ضروری کام کو پس پشت ڈال دیتا ہے؛ بلکہ بعض کھیلوں پر پورا معاشرہ ٹوٹ پڑتا ہے جس سے کاروبار زندگی ٹھپ ہو جاتا ہے، کرکٹ اور دیگر کھیل دیکھنے کے لیے دن و رات ٹی وی پر نظریں جمی رہتی ہیں، اسی طرح ویڈیو گیم، پب جی گیم وغیرہ نوجوان نسل اور بچوں کی تباہی کا بڑا سبب ہیں، چونکہ موجودہ زمانے کے اکثر کھیل بے حیائی، بے شرمی، فکری زوال اور ضیاع وقت کا سبب بنتے ہیں اس لئے شریعت کی نگاہ میں ایسے کھیلوں کی کوئی وقعت نہیں ہے؛ البتہ ورزشی کھیل جو شرعی حدود کے اندر ہوں وہ ممنوع نہیں۔ ترمذی شریف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"كُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ وَتَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ أَهْلَهُ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ" (ترمذی شریف ۴/۱۷۴)

ترجمہ: ہر ایسا کھیل جس سے ایمان والا غفلت میں پڑ جائے باطل ہے مگر تیر اندازی، گھوڑوں کو سدھانا اور اپنی بیوی سے خوش طبعی کرنا۔

دین اسلام میں کھیل مقصد زندگی نہیں؛ بلکہ ورزش کا ایک ذریعہ ہے؛ لہٰذا غم غلط کرنے اور ٹینشن دور کرنے کے نام پر کسی بھی ایسے مشغلہ کی گنجائش نہیں جو دینی و دنیوی فائدہ سے خالی اور ضیاع وقت کا باعث ہو، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ ارشاد فرماتے ہیں:

"بعض لوگ غم غلط کرنے والی چیزوں میں مشغول ہو جاتے ہیں جیسے شطرنج، کبوتر بازی، بٹیر بازی اور جانوروں کو لڑانا وغیرہ انسان جب ان چیزوں میں مشغول ہوتا ہے تو اس کو کھانے پینے کی خبر نہیں ہوتی بلکہ بسا اوقات پیشاب روکے بیٹھا رہتا ہے اور وہاں سے نہیں ٹلتا، پھر اگر ایسی چیزوں میں مشغول رہنے کا دستور ہو جائے تو یہ لوگ تمام شہر پر بوجھ پڑ جائیں اور اپنی جان کی ان کو خبر نہ رہے اس لئے ان مشاغل سے منع کر دیا گیا"۔

(المصالح العقلیہ ص:۳۲۶، ۳۲۷)

خواہشاتِ نفسانی کی پیروی

نوجوانوں میں پائی جانے والی ایک اہم برائی خواہشات نفسانی کی پیروی ہے، چونکہ اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر نوجوانوں میں قید و بند سے آزادی کی خواہش اور شہوت جنسی رکھی ہے، نوجوانوں میں بے پناہ اقدامی قوت بھی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ خواہشات کے پیچھے چل پڑتا ہے اور جنسی خواہشات کی تسکین کے لئے بے راہ روی میں مبتلا ہو جاتا ہے، اس کے لئے حیا سوز طریقوں مثلاً مشت زنی، اغلام بازی، اور دیگر مخرب اخلاق طریقوں میں مبتلا ہو جاتا ہے، عشق بازی، عورتوں سے بے محابا اختلاط، اسکول، کالج، مارکیٹ، بازار، اور دوران سفر ٹرین واسٹیشن وغیرہ پر اجنبی عورتوں سے گھل مل جانا خواہشات نفسانی کی پیروی کے نتائج ہیں، اس سے معاشرے میں بدامنی پھیلتی ہے اور بے حیائی کو فروغ ملتا ہے، قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں اتباع ھویٰ کی ممانعت وارد ہوئی ہے، البتہ شریعت اسلامیہ نے اس سلسلہ میں اعتدال والا طریقہ اختیار کرتے ہوئے، اس کے لئے کچھ حدود اور ضابطے طے کئے ہیں، تاکہ خواہشات پر کنٹرول کر کے انسان تہذیب کے دائرے میں رہے، تنہائی میں اجنبی عورتوں سے ملنے کو ممنوع قرار دیا، فرمان نبوی ہے ”لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ“ (ترمذی شریف ۳/۴۷۴)

ترجمہ: جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

بھیڑ بھاڑ کی جگہوں پر عموماً بے احتیاطی ہو جاتی ہے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

”لَأَن يَزْحَمَ رَجُلٌ خِنْزِيراً مُتَلَطِّخاً بِطِينٍ أَوْ حَمْأَةٍ؛ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَزْحَمَ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ“ (الترغیب والترھیب ۳/۲۶)

ترجمہ: مٹی یا کیچڑ میں لت پت خنزیر سے لگ جانا آدمی کے لئے اس سے بہتر ہے کہ کسی اجنبی عورت سے اس کا کندھا لگے۔

لہٰذا بھیڑ بھاڑ میں عورتوں کے اختلاط سے بچنا اور خواہشات کی پیروی سے احتیاط کرنا بہت ضروری ہے تاکہ دیگر برائیوں اور خرابیوں سے بچا جا سکے کیونکہ خواہشات کی پیروی، جنسی خواہشات کی تکمیل کا جنون بہت ساری برائیوں کو جنم دیتا ہے۔

گناہوں میں مبتلا ہونے کے دیگر اسباب

بے راہ روی کو فروغ دینے والے اسباب میں سے ایک اہم سبب فراغتِ وقت ہے، فارغ البالی نئے نئے خیالات لاتی ہے، آج کل سڑکوں چوراہوں اور چائے خانوں میں نوجوانوں کی بھیڑ گپ شپ کرتی نظر آتی ہے ان کے پاس فارغ وقت ہے تو لامحالہ وہ کسی غلط راہ پر پڑیں گے، اور شیطان کے چنگل میں پھنس کر اپنی دنیا و آخرت کو خراب کریں گے، اس کا بہتر حل یہی ہے کہ نوجوانوں کو کسی مفید کام میں لگایا جائے تاکہ ان کی طاقت اور حوصلے کا درست استعمال ہو سکے۔

نوجوانوں میں بگاڑ اور برائی کا اہم سبب غلط صحبت اور برے ساتھیوں کی رفاقت بھی ہے بری صحبت بہت تیزی کے ساتھ اخلاق و کردار کو متاثر کرتی ہے اور صالح نوجوان کو بہت جلد گناہوں کا عادی بنا دیتی ہے، یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے والدین پر ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ اپنی اولاد کی نقل و حرکت پر نظر رکھیں ان کے دوست و مصاحبین پر کڑی نگاہ رکھیں ان کی آمد و رفت کی جگہوں کا جائزہ لیتے رہیں تاکہ وہ بری صحبت سے محفوظ رہیں۔

غیر قوموں کی نقالی اور ان کی اندھی تقلید نے بھی نوجوانوں کی زندگیوں پر اثر ڈالا ہے، بے شرمی، بے حیائی، غرور و تکبر اور اخلاقی پستی غیر قوموں کی اندھی تقلید کا نتیجہ ہے، اس دور کا نوجوان غیر اقوام کی اندھی تقلید میں اپنی مردانگی اور جوانی کو ختم کرنے پر تلا ہوا ہے، لڑکے اپنی چال ڈھال، نقل و حرکت، طور طریقے، بال و لباس کو عورتوں کی طرح کرنے میں پیش پیش ہیں تو دوسری طرف نوجوان لڑکیاں اپنی نسوانیت کے ہر نشان کو مٹانے پر تلی رہتی ہیں، نوجوان لڑکے بال لمبے کرنے اور ڈاڑھی ترشوانے میں انتھک کوشش کرتے ہیں تو لڑکیاں

بال ترشوانے اور مردانہ صورت اختیار کرنے میں لگی ہیں، غیر قوموں خصوصاً یہود ونصاریٰ کی نقالی نے آج کل بازاروں، کالجوں اور آفسز میں بے پردگی کا طوفان برپا کر رکھا ہے، یوں تو آج کل کا جوان جن برائیوں میں مبتلا ہے وہ بے شمار ہیں، مگر ان میں سے یہ چند برائیاں چھوڑ دے اور نوجوانوں سے ان برائیوں کا خاتمہ ہو جائے اور وہ صحیح رخ پر گامزن ہو جائے تو پھر ایک صالح معاشرہ کی تشکیل ہو سکتی ہے۔

نیک وصالح نوجوان

ایسا نوجوان جو برائیوں سے دور رہ کر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں ہی مصروف رہتا ہو اس کے لئے بڑی بشارتیں ہیں۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" سَبعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِى ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهٗ ، الإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِى عِبَادَةِ رَبِّهٖ ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِى الْمَسَاجِدِ ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِى اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ ،وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ:إِنِّى أَخَافُ اللّٰهَ "(بخاری شریف ۲۳٤/۱)

ترجمہ: قیامت کے دن جب اس کے سایہ کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے سایہ میں جگہ عطا فرمائیں گے، انصاف کرنے والا حاکم، وہ نوجوان جو جوانی کے زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت واطاعت میں مصروف رہا، وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لگا رہے، وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کے لیے دوستی کی اور اسی کے لئے اکٹھا ہوئے اور اسی کی خاطر علاحدہ ہوئے، وہ مرد جس کو صاحب رتبہ خوبصورت عورت نے برے کام کے لئے بلایا تو اس نے کہہ دیا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

نوجوان شہوت اور نفس پرستی کا داعیہ ترک کرے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو پیش نظر رکھے اور اس کی عبادت میں مصروف رہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اپنا سایہ عطا کرے گا، یہ نیک صالح اور عبادت گذار بندے کا اعزاز ہے، ایک روایت میں ہے:

"اِنَّ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ لَيُعجِبُ مِنَ الشَّبَابِ لَيْسَ لَهُ صَبْوَةٌ" (مسند احمد ۱۵۴/۴)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ایسے نوجوان سے خوش ہوتا ہے جس میں بے راہ روی نہ ہو۔

نوجوانوں کی ذمہ داریاں

ہر قوم نوجوانوں پر انحصار کرتی ہے، قوموں کی ترقی نوجوانوں کے عمل سے جڑی ہوتی ہے، ان کی فکر وجد وجہد، مستقبل کا رخ متعین کرتی ہے، لہٰذا مسلم نوجوان کو چاہئے کہ وہ ہر طرح کی برائی اور بے راہ روی کے اسباب سے خود کو دور رکھیں، اسلامی شعائر سے اپنے آپ کو آراستہ کریں، جسمانی وذہنی تربیت پر توجہ دیں، اور ساتھ ہی ساتھ اسلام مخالف منصوبوں سے آگاہی حاصل کریں۔

وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
شباب جس کا ہے بے داغ ضرب ہے کاری
اگر ہو جنگ تو شیران غاب سے بڑھ کر
اگر ہو صلح تو رعنا غزال تاتاری

نوجوانوں کو چاہئے کہ اپنے اندر حوصلہ پیدا کریں، حق وصداقت کے علم بردار، عدل وانصاف کے داعی اور گفتار کے ساتھ ساتھ کردار کے بھی غازی بنیں، عفت نزاہت، طہارت وتقوی، صلہ رحمی، اخلاق ومروت ان کا شعار ہو، صحابہ کرام اور اسلاف کے کردار کے حامل بنیں، آنے والے کسی بھی انقلاب کا مقابلہ کرنے کی ہمت وقوت رکھیں تبھی اللہ تعالیٰ کے محبوب بندہ ہو سکتے ہیں اور عرش الٰہی کے سایہ میں جگہ پا سکتے ہیں، نوجوان طاقت وقوت کے اعتبار سے سب سے اعلیٰ مرحلہ میں ہوتا ہے اس لئے اس کی ذمہ داری بھی سب سے زیادہ ہوتی ہے، نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ اپنی اصلاح کے لئے متفکر ہوں، والدین کے حقوق ادا کریں، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کریں اور کوشش کریں کہ مصروفیات سے تھوڑا وقت نکال کر سیرت رسولؐ، صحابہ کرامؓ، اولیائے عظامؒ کی سوانح کا مطالعہ کریں، ان کو سنیں اور خود کو ان کے اوصاف وکردار سے مزین کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ نوجوانوں کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔